22722 ـ دعاء اور قرآت قرآن کے لیے اجتماع کرنے کا حکم

سوال

ہماری مسجد میں دعاء اور اجتماع کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا وہ اس طرح کہ قرآن مجید کے سپارے لوگوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور ہر شخص وہاں سپارہ پڑھتا ہے حتی کہ پورا قرآن ختم کیا جاتا ہے پھر وہ لوگ دعاء کسی معین مقصد اور غرض کی کامیابی کے لیے دعا کرتے ہیں مثلا امتحان وغیرہ میں تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے اور شریعت سے ثابت ہے ؟
برائے مہربانی کتاب و سنت اور سلف کے اجماع سے دلائل کے ساتھ جواب عنائت فرمائیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ سوال دو مسئلوں پر مشتمل ہے:

پہلا مسئلہ:

تلاوت قرآن کے لیے اجتماع کرنا وہ اس طرح کہ ہر شخص قرآن مجید کا ایک سپارہ پڑے حتی کہ سارا قرآن ختم ہو اور ہر ایک کے پاس جو سپارہ ہے وہ مکمل کر لے.

اس کا جواب مستقل فتاوی کمیٹی کے درج ذیل بیان میں ہے:

" اول:

تلاوت قرآن کے لیے جمع ہونا اور اس طرح قرآن مجید کی تلاوت کرنا کہ ایک شخص پڑھے اور دوسرے سنیں اور جو انہوں نے پڑھا ہے اسے ایک دوسرے کو سنائیں اور اس کے معانی پر سوچ و بچار کریں یہ مشروع اور اللہ کا قرب ہے جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے.

اس کی دلیل مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہريره رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو لوگ اللہ كے گھروں (مساجد)ميں كسى گھر (مسجد) ميں جمع ہو كر كتاب اللہ كى تلاوت كرتے اور اسے آپس ميں پڑھتے پڑھاتے ہيں تو ان پر سكينت نازل ہوتى ہے، اور انہيں رحمت ڈھانپ ليتى ہے، اور فرشتے انہيں گھير ليتے ہيں، اور اللہ تعالى ان كا ذكر ان ميں كرتا ہے جو اس كے پاس ہيں "

اسے مسلم اور ابو داود نے روايت كيا ہے.

اور قرآن مجيد ختم كرنے كے بعد دعا كرنا بھى مشروع ہے ليكن پر ہميشگى نہيں كرنى چاہيے اور نہ ہى كسى معين صيغے اور كلمات كى پابندى كرنى چاہيے كہ يہ سنت محسوس ہو، كيونكہ ايسا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے تو ثابت نہيں ليكن بعض صحابہ نے اس پر عمل كيا ہے.

اور اسى طرح اس تلاوت ميں حاضر افراد كو كھانے كى دعوت دينے ميں بھى كوئى حرج نہيں جبكہ اسے قرآت كے بعد عادت نہ بنا ليا جائے.

دوم:

اس اجتماع ميں حاضر افراد ميں سے ہر ايك شخص كو ايك پارہ پڑھنے كے ليے دينا اسے قرآن ختم ہونا شمار نہيں كيا جائيگا.

اور ان كا تبرك كے مقصد سے قرآن مجيد پڑھنا كمى و كوتاہى ہے، كيونكہ قرآت كا مقصد تو اللہ كا قرب اور حفظ قرآن اور اس كے معانى و احكام پر غور و فكر اور تدبر اور اس پر عمل ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ اجروثواب كا حصول اور زبان كو قرآن مجيد كى تلاوت كرنے پر تيار كرنا اور سكھنا ہے.... اس كے علاوہ بھى كئى ايك فوائد ہيں.

اللہ تعالى ہى توفيق دينے والا ہے " اھ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (2 / 480).

دوسرا مسئلہ:

يہ اعتقاد ركھنا كہ اس فعل (تلاوت قرآن كے ليے سوال ميں مذكورہ طريقہ پر جمع ہونے) ميں دعا كى قبوليت ميں

کوئی اثر پایا جاتا ہے، اس اعتقاد کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اور یہ غیر مشروع ہے جائز نہیں، اور دعا کی قبولیت کے بہت سارے اسباب ہیں جو معروف و معلوم ہیں، اور اسی طرح دعا کی عدم قبولیت یعنی دعا کی قبولیت میں مانع کے اسباب بھی معروف ہیں.

اس لیے دعاء کرنے والے کو چاہیے کہ وہ دعاء کی قبولیت کے اسباب پیدا کرے اور دعاء کی عدم قبولیت کے اسباب سے اجتناب کرے، اور اپنے پروردگار کے ساتھ اچھا ظن و گمان رکھے اور بندے کا رب اس کے گمان کے مطابق ہے.

مزید آپ سوال نمبر (5113) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

تبیہ:

دلیل تو اس سے طلب کی جاتی ہے جو کوئی شرعی امور میں سے شرعی امر ثابت کرتا ہے، وگرنہ عبادات میں اصل ممانعت پائی جاتی ہے حتی کہ اس کی مشروعیت کی دلیل مل جائے، اہل علم کا فیصلہ یہی ہے، اس بنا پر اس اعتقاد کے عدم مشروع ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی.

واللہ اعلم .